یوکراین کے مسلمان

محمد احمد زبیری

۵ کروڑ سے زیادہ آبادی پر مشتمل یوکراین مشرقی یورپ میں واقع ایک سویت جمہوریہ ہے۔ اس کے شمال میں ریشین فیڈریشن، بیلارس ہیں، مغرب میں پولینڈ، چیکوسلواکیہ اور مولڈیفا ہیں جبکہ مشرقی سرحد بھی روس سے ملتی ہے۔ جنوب میں بحراسود اور بحر قزوین ہیں۔ یوکراین کا رقبہ ۶ لاکھ ۳ ہزار ۷ سو مربع کلو میٹر ہے۔ دارالحکومت کییف ہے جو سیاسی و ثقافتی مرکز بھی ہے۔

۲۴ر اگست ۱۹۹۱ کے اعلان آزادی کے بعد یوکراین ایک خود مختار ریاست کے طور پر ابھر کر سامنے آیا۔ روسی تسلط سے نجات کے بعد مذہبی آزادی دی گئی۔ عیسائیت کے بعد اسلام دوسرا بڑا مذہب اور مسلمان سب سے بڑی اقلیت ہیں۔ مسلمانوں کی آبادی ۲۰ لاکھ کے قریب ہے۔ مسلم آبادی کا صحیح اندازہ لگانا اس لیے بھی ممکن نہیں کہ ان ممالک میں مردم شماری مذہبی بنیاد پر نہیں ہوتی۔ یوکراین کے مسلمان مختلف قومیتوں مثلاً تاری، آذری، تاجک، ازبک اور شیشانی پر مشتمل ہیں۔ ان میں قرم کے تاتاریوں کی تعداد ساڑھے تین لاکھ سے چار لاکھ کے درمیان ہے۔ مسلمان زیادہ تر قرم، کییف، خارکوف، دونسک، اڈیسیا، زلپادوے اور دنیپر پتروسک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آزادی کے بعد یوکراین کے مسلمانوں نے اپنے آپ کو منظم و متحد کیا ہے جس کے نتیجے میں نہ صرف مسلمانوں کو مذہبی آزادی دی گئی ہے بلکہ کمیونسٹ دور کے غصب کردہ مدارس اور مساجد بھی واگزار کر دی گئی ہیں۔ ۱۹۹۵ میں پہلا اسلامی مرکز قرم کے دارالحکومت سمفروپل میں قائم کیا گیا۔ حکومتی سطح پر سیاسی پارٹیوں کی تشکیل کی آزادی کے بعد یوکراین کے مسلمانوں نے "حزب اسلامی یوکراین" کے پلیٹ فارم سے مارچ ۱۹۹۸ میں پہلی مرتبہ انتخابات میں بھی حصہ لیا۔ گو اس انتخاب میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی جس کی ایک وجہ یہ تھی کہ بہت سے مسلمانوں کو ووٹ ڈالنے کے حق سے مختلف حربے استعمال کر کے محروم رکھا گیا۔ قرم جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور مسلم امیدواروں کی کامیابی کے روشن امکانات تھے، ایک منصوبے کے تحت شناختی کارڈ سے محروم رکھ کر حق رائے دہی کے استعمال سے محروم کر دیا گیا۔ مگر ان انتخابات میں حصہ لینا مسلمانوں کا اپنے سیاسی وجود کو تسلیم کروانے کی سمت ایک ٹھوس اقدام ہے۔ ذرائع ابلاغ اور دیگر اہم شعبوں میں مسلمانوں کا وجود برائے نام ہے۔

یوکراین میں اسلام دسویں صدی عیسوی کے ابتدا میں مسلم تاجروں کے ذریعے متعارف ہوا جو دارالحکومت کییف میں تجارت کی غرض سے آئے تھے۔ ان میں ترک اور عرب تاجر اور فوبی اور قفقاز کے مسلمان نمایاں تھے۔ اعلیٰ اخلاق اور لسانی و علاقائی تعصب سے پاک محبت نے مقامی لوگوں کو متاثر کیا اور وہ مسلمان ہوئے۔ اشاعت اسلام کا ایک موقع وہ تھا جب یوکراین کے بادشاہ ولادیمیر کینیاز نے اسلام میں دلچسپی لی، مگر اسلام کے بارے میں سطحی معلومات، لوگوں کا شراب نوشی ترک کرنی اور دیگر اخلاقی حدود کے قبول کرنے میں پس و پیش اور پڑوسی ریاست میزنطہ سے اچھے تعلقات کی خاطر اس نے عیسائیت کو سرکاری مذہب قرار دے دیا۔ ۱۲۴۰ میں منگول تاتاریوں کے ہاتھوں کییف تباہی سے دوچار ہو گیا۔ منگول تاتاریوں نے اس وقت تک اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ تاتاری ۱۳۱۳ سے ۱۳۴۲ کے دوران مسلمان ہوئے۔ ۱۲۶۷ میں قرم قبیلے کے سردار برکت خان کے قبول اسلام سے یوکراین میں اشاعت اسلام میں اہم پیش رفت ہوئی۔

اس نے فوجی اور جزیرہ نما قرم پر مشتمل علاقوں میں پہلی مرتبہ اسلامی حکومت قائم کی۔ قرم سلطنت ترکیہ کا ایک مدت تک حصہ بھی رہا جس کے نتیجے میں مساجد، مدارس، لائبریریوں کی علاوہ بہت سے اسلامی مراکز قائم ہوئے جو اشاعت اسلام کا اہم ذریعہ بنے۔

جون ۱۷۷۴ میں روسی زار شاہی کے قبضے کے نتیجے میں مساجد، مدارس اور اسلامی مراکز منہدم کر دیے گئے۔ مسلم اوقاف ختم کر دیا گیا، مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا اور جبراً عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔ ان حالات میں ہزاروں مسلمان ترکی کی طرف ہجرت پر مجبور ہو گئے۔ اس دوران ۹ سو کے قریب مساجد شہید کر دی گئیں۔ مسلمانوں کی عددی قوت کو غیر موثر کرنے کے لیے انھیں روس کے مختلف علاقوں میں جبراً منتشر کر دیا گیا۔ ان حالات میں بھی مسلمان نماز، تلاوت قرآن اور دینی تعلیمات سے روشناس ہونے کا اہتمام کرتے رہے۔ انیسویں صدی کے نصف میں کچھ مذہبی آزادی کے نتیجے میں لوگانسک اور کیوکا میں دو مساجد تعمیر کی گئیں اور قرم میں ایک اسلامی مرکز قائم کیا گیا۔ ۱۹۱۷ کے اشتراکی انقلاب کے نتیجے میں مسلمانوں کو ایک بار پھر اسی قسم کے مظالم کا سامنا کرنا پڑا۔ دیگر پابندیوں کے علاوہ عربی رسم الخط بھی ممنوع قرار دے دیا گیا۔ ۱۹۸۵ میں گورباچوف کے دور میں کچھ مذہبی آزادی بھی ملی۔ مساجد اور مدارس قائم کرنے کی اجازت بھی دی گئی۔ مگر عملاً ۱۹۹۱ میں یوکراین کے اعلان آزادی کے بعد مسلمان از سر نو منظم ہونا شروع ہوئے۔ ۱۹۹۱ میں سیمفروپل میں پہلا اسلامی مرکز رجسٹر ہوا۔

اس وقت سیمفروپل کا مرکز یوکراین میں اشاعت اسلام میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس مرکز کے ذریعے ازبکستان، قازقستان اور دیگر ممالک سے واپس آنے والی تاتاریوں کی بحالی اور انھیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کا کام بہت تیزی سے جاری ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ۱۹۹۵ تک قرم میں ایک سو بیس سے زائد مسلم رفاہی تنظیمیں رجسٹر ہو چکی ہیں جو مسلمانوں کی بحالی اور امداد کے علاوہ انھیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کا کام بھی کر رہی ہیں۔ "حزب اسلامی یوکراین" کے سربراہ رشید ابراہیم نے یوکراین کے مسلمانوں کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے ایک انٹرویو میں کہا کہ اسلام کا تعارف، اسلامی تہذیب و تمدن کا احیا اور نئی نسل کی اسلامی خطوط پر اٹھان کے علاوہ سیاسی سطح پر مسائل کا ہمیں سامنا ہے۔ یہ ایک عظیم اور کٹھن کام ہے مگر ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں کہ اس فریضہ سے کماحقہ عہدہ برا ہو سکیں۔ عالم اسلام، عرب ممالک اور اسلامی تحریکوں کی فکری رہنمائی اور تعاون کی ہمیں ضرورت ہے (المجتمع، کویت ۳۰ جون ۹۸)۔

اس وقت یوکراین میں عرب اور اسلامی ممالک سے حصول تعلیم کی غرض سے آنے والے طالب علم جن میں بیشتر کا تعلق تحریک اسلامی، اخوان المسلمون اور حماس سے ہے، اسلام کی اشاعت میں ہراول دستے کا

کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان نوجوانوں نے "امل" نام سے تنظیم قائم کر رکھی ہے جس کی شاخیں مختلف شہروں میں کام کر رہی ہیں۔ یہ طالب علم ویک اینڈ پر مختلف مقامات پر ہفتہ وار درس کے حلقے قائم کر کے، باہمی ملاقاتوں اور تقسیم لٹریچر کے ذریعے اسلام کا پیغام عام کر رہے ہیں۔ بڑے پیمانے پر کانفرنسوں کے انعقاد اور ڈسکشن فورم کے ذریعے بھی لوگوں کے سوالات کا جواب دیا جاتا ہے اور اسلام کی حقانیت ان پر اجاگر کی جاتی ہے۔ خواتین میں اسے خواتین ونگ کے ذریعے دعوت کا کام کیا جا رہا ہے۔ عرب نوجوانوں کی بیویاں اور تاتاری مسلم خواتین اس کام میں تعاون کر رہی ہیں۔ بچوں کا ونگ قائم کر کے نئی نسل کی اسلامی خطوط پر تربیت کی طرف بھی توجہ دی جا رہی ہے۔

یوکراین میں عیسائی مشنری بہت سرگرم ہیں۔ ان کا خصوصی ہدف بیرون ممالک سے آنے والے مسلمان طلبہ ہیں جو کہ اسلام کے لیے درد رکھتے ہیں اور اس کے فروغ کے لیے سرگرم عمل بھی ہیں۔ عیسائیت پر مبنی لٹریچر اردو اور ہندی زبان میں بھی فراہم کیا جا رہا ہے کہ برعظیم پاک و ہند کے لوگوں کو عیسائی بنایا جا سکے۔ انھیں دیگر مراعات کی ترغیب اور لالچ بھی دیا جاتا ہے۔ اس سے عیسائی مشنری کی مستعدی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ مسلم طلبہ کو یہ شکوہ ہے کہ ان کے پاس قرآن مجید کا مکمل ترجمہ بھی نہیں ہے۔ سید مودودیؒ اور تحریک اسلامی کا لٹریچر روسی زبان میں کسی حد تک دستیاب ہے مگر لٹریچر کی کمی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ عالمی اسلامی تحریکوں کو مسلم اقلیتوں کے مسائل کو خصوصی اہمیت دینی چاہیے۔ ترجمہ قرآن، لٹریچر کی فراہمی، مساجد، مدارس اور اسلامی مراکز کا قیام اور مقامی زبان میں مہارت رکھنے والے علما کی تیاری اور فراہمی جیسے اہم مسائل کے حل کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کرنے چاہییں تاکہ مسلم اقلیتوں کے ذریعے اسلام کا پیغام ٹھوس بنیادوں پر عام کیا جا سکے اور انھیں اپنے قریب تر کیا جا سکے۔

(ماخوذ: المجتمع کویت، ۱۹ مئی ۹۸)

خدمت کے نئے اور تازہ جذبے کے ساتھ
دی بک ڈسٹری بیوٹرز کراچی
کراچی اور مضافات کے لیے ترجمان القرآن کے سول ایجنٹ
خداداد کالونی نزد مسلم کمرشل بینک فون : 7787137 ، فیکس : 7724771
ایجنٹ حضرات رابطہ فرمائیں۔